بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹ | رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

روزنامہ

الفضل ربوہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

یوم یکشنبہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۶/۲۱ | یکم اخاء ۱۳۴۶ ہش ۲۶ جمادی الثانی ۱۳۸۷ھ یکم اکتوبر ۱۹۶۷ء | نمبر ۲۲۰

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے ۲۹ ستمبر کو نماز جمعہ مسجد احمدیہ مری میں پڑھائی

حضور نے غلبۂ اسلام کی خاطر نسلاً بعد نسلٍ بڑھ چڑھ کر قربانیاں کرنے کی ضرورت پر خطبہ ارشاد فرمایا

آئندہ جلسہ سالانہ میں شکرانہ کے طور پر گزشتہ سالوں کی نسبت زیادہ تعداد میں شرکت کرنے کی تحریک

راولپنڈی ۲۹ ستمبر بروز جمعۃ المبارک (بذریعہ ٹیلیفون) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق کوہ مری سے آمدہ اطلاع مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ۔ حضور نے آج جمعہ کی نماز مسجد احمدیہ کلڈنہ (مری) میں پڑھائی۔ حضور نے نماز سے قبل خطبہ ارشاد فرمایا۔ جس میں ایک فدائی جماعت کے افراد ہونے کی حیثیت میں احباب جماعت کی عظیم اور نہایت اہم ذمہ داریوں کا ذکر کرتے ہوئے انہیں غلبۂ اسلام کے لئے پہلے سے بڑھ چڑھ کر قربانیاں کرنے اور قربانیوں کے اس سلسلہ کو نسلاً بعد نسلٍ جاری رکھنے کی طرف توجہ دلائی۔ نیز حضور نے اس امر پر خاص زور دیا کہ سفر یورپ کے سلسلہ میں ظاہر ہونے والی اللہ تعالیٰ کی غیر معمولی تائید و نصرت اور عظیم الشان برکتوں اور فضلوں کے پیش نظر احباب پر یہ فرض بھی عائد ہوتا ہے کہ وہ شکرانہ کے طور پر آئندہ جلسہ سالانہ میں پہلے سالوں کی نسبت بہت زیادہ تعداد میں شریک ہوں اور ابھی سے اس کے لئے تیاری شروع کر دیں۔

حضور نے فرمایا جماعت میں یہ احساس ہر وقت بیدار رہنا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرما کر اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کو قائم کر کے دنیا میں توحید خالص کے قیام اور غلبۂ اسلام کی ایک عظیم الشان مہم جاری فرمائی ہے اور اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ وہ اسلام کو تمام ادیان باطلہ پر غالب کرے گا۔ اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے دنیا کی ہر قوم کی گردن کو لے آئیگا پھر اللہ تعالیٰ کا یہ بھی وعدہ ہے کہ اگر اسلام کے مخالفوں کی تدبیریں اس حد تک بھی پہنچ جائیں کہ ان کے نتیجہ میں پہاڑ اپنی جگہوں سے ہلا دیئے جائیں۔ تب بھی وہ کامیاب نہیں ہوں گے۔ ناکام ہی رہیں گے۔ اور کامیابی و کامرانی اللہ تعالیٰ کی اسی جماعت کو ہی نصیب ہوگی۔

حضور نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس عظیم الشان مہم کے جاری ہونے کے ساتھ ہی جماعت پر بھی بہت گراں بہا ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔ ان ذمہ داریوں کو کما حقہٗ ادا کرنے کے لئے نہ صرف اب اور اس زمانہ میں عظیم الشان قربانیوں کی ضرورت ہے بلکہ آئندہ نسلوں میں بھی اس احساس کو زندہ اور بیدار رکھنا ضروری ہے۔ کیونکہ جو کام ہمارے سپرد کیا گیا ہے وہ ایک نسل یا دو نسلوں کا کام نہیں ہے بلکہ آئندہ تمام نسلوں پر انتہائی قربانیاں دینے کی ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ ان قربانیوں کے بعد ہی اللہ تعالیٰ ہمیں وہ فتوحات عطا کرے گا۔ جن کا اس نے وعدہ کیا ہے۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنے بچوں کے دلوں میں اس احساس کو زندہ رکھیں کہ عظیم فتوحات کے دروازے اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے کھول رکھے ہیں۔ لیکن ان دروازوں میں داخل ہونے کے لئے عظیم قربانیوں کی ضرورت ہے۔ اس امر کے سوا علاوہ اور تدابیر کے جو پہلے سے جاری ہیں۔ میں نے یہ تحریک بھی کی تھی کہ ہمارے بچے وقف جدید کا مالی بوجھ اٹھالیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر جماعت کے سارے بچے اور سارے والدین یا سرپرست جن کا تعلق بچوں کے ساتھ ہے۔ اس ذمہ داری کو سمجھیں تو جس طرح یہ نسل اللہ تعالیٰ کے فضل سے حصہ پا رہی ہے۔ آئندہ نسلوں کے بارہ میں بھی ہمیں اطمینان نصیب ہو سکتا ہے کہ وہ بھی اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور انعاموں کی مورد بنی رہیں گی۔

خطبہ جاری رکھتے ہوئے حضور نے احباب جماعت کو آئندہ آنیوالے جلسہ سالانہ میں ۔

(باقی دیکھیں ص پر)

اخبار احمدیہ

ربوہ ۳۰ ستمبر۔ کل یہاں نماز جمعہ محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل نے پڑھائی آپ نے خطبہ جمعہ میں مقام خلافت کی رفعت و عظمت پر روشنی ڈالتے ہوئے واضح فرمایا کہ اگرچہ بظاہر خلیفہ کا انتخاب مومنوں کی رائے سے عمل میں آتا ہے۔ لیکن فی الاصل یہ انتخاب خدا تعالیٰ کا اپنا انتخاب ہوتا ہے۔ خلیفہ وہی منتخب ہوتا ہے۔ جسے خدا تعالیٰ اس منصب جلیلہ پر فائز کرنا چاہتا ہے۔ خلیفہ کا انتخاب اور تقرر خدا تعالیٰ کا اپنا فعل ہے۔ البتہ اللہ تعالیٰ مومنوں کو جو مامور من اللہ کی تربیت اور قوت قدسی کے زیر اثر روحانیت کا ایک خاص مقام حاصل کر چکے ہیں۔ اک مامور من اللہ کی وفات کے بعد ان کے اعزاز کے طور پر یہ موقعہ دیتا ہے کہ وہ اپنے میں سے اہل ترین انسان کو خلیفہ منتخب کریں۔ خدائی تصرف کے تحت وہ اسی کو خلیفہ منتخب کرتے ہیں۔ جسے خدا تعالیٰ خود اس منصب جلیلہ پر فائز کرنا چاہتا ہے۔ پس خلیفہ خدا تعالیٰ خود بناتا ہے۔ اس سے اس منصب جلیلہ کی رفعت و عظمت ظاہر و باہر ہے۔ خلیفہ کے تقرر کے بعد مومنوں کا اولین فرض یہ ہے کہ وہ دلی طور پر خلیفۂ وقت کے ساتھ وابستہ رہیں۔ اور پوری بشاشت کے ساتھ کامل اطاعت کا نمونہ دکھائیں۔ اس کے بغیر وہ عند اللہ حقیقی معنوں میں مومن قرار نہیں پا سکتے۔ چنانچہ سورۃ النور کی آیت استخلاف میں وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ کے الفاظ اس پر شاہد ناطق ہیں۔

آخر میں محترم مولانا صاحب موصوف نے احباب کو مقام خلافت کی رفعت و عظمت پہچاننے اور محبت و عشق کے جذبہ سے سرشار ہو کر خلیفۂ وقت کے جملہ احکام وارشادات پر بدل و جان عمل پیرا ہونے اور اس طرح کامل اطاعت کا نمونہ پیش کر کے عند اللہ فائز المرام ہونے کی پُر زور تلقین فرمائی۔

ربوہ ۳۰ ستمبر۔ آج بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں مکرم ملک حبیب الرحمٰن صاحب ریٹائرڈ ڈپٹی انسپکٹر آف سکولز سرگودہا ڈویژن "مجلس تلقین عمل" کے تحت "احمدی نونہالوں کی علمی ترقی کے ذرائع" کے موضوع پر تقریر فرمائیں گے۔ احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں شریک ہو کر مستفیض ہوں۔

سیدنا حضرت المصلح الموعود کا ارشاد ہے کہ

"امانت فنڈ تحریک جدید میں
روپیہ جمع کرانا فائدہ بخش
بھی ہے اور خدمت دین بھی۔"

(افسر امانت تحریک جدید)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ یکم اکتوبر ۱۹۶۷ء

سفر یورپ کے متعلق عظیم الشان نشان

انسان پر ایسے اوقات اکثر آتے رہتے ہیں جب وہ کوئی ضروری کام میں ہاتھ ڈالنا چاہتا ہے۔ تو علم غیب نہ ہونے کی وجہ سے تردد میں پڑ جاتا ہے کہ اس کام میں اس کو کامیابی ہوگی یا نہیں اور آیا یہ کام کیا جائے یا نہ کیا جائے اس میں فائدہ ہے یا نقصان اکثر ایسے کاموں میں تردد ہوتا ہے جو معمول کے مطابق نہ ہوں۔ مثلاً کوئی آدمی کوئی ملازمت اختیار کرنا چاہتا ہے۔ تو اس کے دل میں سب سے پہلے یہ خیال پیدا ہوتا ہے۔ کہ آیا اس ملازمت سے اس کو نفع ہوگا یا کیا یہ ملازمت اس کے لئے بہتر ہوگی۔ اور جب معمولی غور و فکر سے وہ اس معمہ کو حل نہیں کر سکتا۔ اور کسی نتیجہ پر نہیں پہنچ سکتا۔ تو وہ بعض ایسے طریقے استعمال کرتا ہے جو آئندہ کا حال معلوم کرنے کے لئے وہ ضروری سمجھتا ہے جو لوگ نجوم وغیرہ کے قائل ہیں وہ کسی نجومی سے پوچھتا ہے۔ یہ عام طریقہ ہے چنانچہ جوا کھیلنے والے گھر دوڑیں بازیاں لگانے والے عموماً ایسا کرتے ہیں۔ آپ نے شہروں میں دیکھا ہوگا کہ کسی کونے میں ایسے لوگ بیٹھے ہوتے ہیں۔ جو قسمت کا حال بتانے کے دعویدار ہیں۔ عموماً اس طریقے کو اختیار کیا جاتا ہے۔ مگر ایک مسلمان ایسے طریقے استعمال نہیں کرتا بلکہ وہ دعا اور استخارہ سے کام لیتا ہے۔ چنانچہ مسلمانوں میں استخارہ یعنی اللہ تعالےٰ سے استصواب کرنا کہ یہ کام اچھا رہے گا یا نہیں مسلم طریق ہے۔ اور سنت ہے۔

اکثر احمدی ایسے امور میں خود استخارہ کرتے ہیں۔ دوسرے کسی نیک آدمی سے بھی استخارہ کی درخواست کرتے ہیں۔ ہمارا عقیدہ ہے کہ اگر نیک نیتی اور خلوص سے استخارہ کیا جائے۔ تو اللہ تعالےٰ خواب یا کسی اور ذریعہ سے اس کام کے خیر و شر سے مطلع کر دیتا ہے۔ استخارہ دراصل ایک دعا ہوتی ہے۔ اللہ تعالےٰ سے کہ وہ ہمیں کسی کام کے کرنے یا نہ کرنے کے لئے اشارہ کرے تاکہ اگر وہ کام ہمارے لئے مفید نہیں۔ تو ہم اس کو کرنے سے پرہیز کریں اور اگر مفید ہو تو کریں۔

یہی وجہ ہے کہ جب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ نے سفر یورپ کا ارادہ کیا تو آپ نے خود بھی اور دوستوں کو بھی دعا کے لئے کہا چنانچہ آپ نے اپنے خطبہ فرمودہ ۲۵ اگست ۱۹۶۷ء میں فرمایا ہے۔

"جس وقت تحریک جدید کی طرف سے اس خواہش کا اظہار کیا گیا کہ کوپن ہاگن کی مسجد کا افتتاح میں خود وہاں جا کر کروں۔۔۔ یہاں میں نے جماعت میں دعا کے لئے تحریک کی۔ بعض دوستوں کو خاص طور پر خطوط لکھوائے۔ اور بعض کو کہلوا کے بھیجا۔ دوستوں نے بڑی دعائیں کیں اور میں بھی اپنی طاقت اور استطاعت کے مطابق دعائیں کرتا رہا۔ اللہ تعالےٰ نے بہت دعائیں کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ لیکن پورا انشراح نہیں ہو رہا تھا بہت سے دوستوں نے مبشر خوابیں بھی دیکھیں۔ بعض نے بشارتوں کے ساتھ بعض منذر حصے بھی دیکھے۔ خود میں نے دو تین خوابیں ایسی دیکھیں۔ جن میں مجھے یہ بتایا گیا تھا کہ واپسی پر کچھ بدمزگی وغیرہ پیدا ہوگی یا کوئی خطرہ پیش آئے گا۔ لیکن وہ سارے نظارے واپسی کے تھے۔ جس میں یہ اشارہ پایا جاتا تھا کہ سفر کے لئے روانگی ہوگی کیونکہ روانگی کے بغیر واپسی نہیں ہوا کرتی۔ لیکن پھر بھی طبیعت میں پورا انشراح نہیں تھا۔ تب قریباً آٹھ دس روز پہلے میں نے اپنے رب کے عظیم نور کا ایک حسین نظارہ دیکھا۔" (الفضل ۲۷ ستمبر ۱۹۶۷ء)

اس سے واضح ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز سفر یورپ کے لئے اللہ تعالےٰ کی طرف سے خاص اشارہ کے خواہشمند تھے۔ یہ کام چونکہ بڑا اہم تھا۔ اور تمام جماعت سے تعلق رکھتا تھا۔ اور اس میں بہت سے اخراجات کا بھی سوال تھا۔ اس لئے حضور ایدہ اللہ چاہتے تھے کہ وہ اس وقت قدم اٹھائیں جب اللہ تعالےٰ کی طرف سے ایسا اشارہ ہو جائے جس میں ابہام باقی نہ رہے۔ اور آپ انشراح قلب کے ساتھ اس سفر کو اختیار کر سکیں۔ چنانچہ اسی خطبہ میں آپ نے اپنا ایک نہایت شاندار رویا بیان فرمایا ہے جو آٹھ دس دن سفر سے پہلے آپ کو دکھایا گیا۔ آپ نے تفصیل کے ساتھ یہ رویا خطبہ میں بیان فرمایا ہے اور اس کے بعد آپ فرماتے ہیں:۔

"اس رویا کے بعد میری طبیعت میں بڑی بشاشت پیدا ہوئی اور میں نے فیصلہ کیا کہ اس سفر پہ مجھے ضرور جانا چاہیئے اللہ تعالےٰ برکت کے سامان پیدا کرے گا۔ یہ رویا اس قسم کی ہے کہ الفاظ اس کو بیان نہیں کر سکتے۔ اس وقت تک بھی میری روح اور میرا دماغ اور میرا دل اور میرا جسم اس کا سرور محسوس کر رہے ہیں چونکہ یہ بڑی اہم رویا تھی اور انسان کی زندگی کا کوئی اعتبار نہیں۔ اس لئے میں نے اپنے گھر میں محترمہ ام متین صاحبہ کو۔ بڑی پھوپھی جان نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کو اور کراچی میں چھوٹی پھوپھی جان نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ کو اور بعض دوسرے عزیزوں کو یہ رویا سنا دی۔"

آپ کو اس سفر میں جو ہر لحاظ سے کامیابیاں حاصل ہوئی ہیں۔ وہ اس امر کی تصدیق کرتی ہیں کہ اللہ تعالےٰ مخصوص حالات میں اپنے نیک بندوں کو آئندہ کے حالات اشاروں سے بتا دیتا ہے۔ اور ان کی دعاؤں کو ضرور سنتا ہے۔ جیسا کہ اس خطبہ میں بتایا گیا ہے۔ دوستوں کو اور خود حضور کو پہلے جو اشارے ہوئے تھے۔ اگرچہ وہ بھی مبشر تھے۔ مگر ان میں کچھ منذر حصہ بھی تھا۔ لیکن یہ منذر حصہ واپسی سے تعلق رکھتا تھا کہ واپسی میں کچھ تکلیف ہوگی۔ اس لئے تمام رویا جہاں تک یورپ جانے اور وہاں کامیابی کا تعلق ہے اور جو دوسروں کو اور خود حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے دیکھے فی الحقیقت مبشر تھے۔ لیکن چونکہ ان میں منذر حصہ بھی شامل تھا۔ اس لئے حضور ایدہ اللہ کو پورا انشراح نہیں ہو رہا تھا۔ تا آنکہ حضور نے وہ شاندار اور عظیم رویا دیکھا۔ جو حضور نے خطبہ میں مفصل طور پر بیان فرمایا ہے۔

واپسی کے تعلق میں جو انذاری حصہ تھا۔ وہ بھی دعاؤں کی وجہ سے محض (رسمی سا) کی صورت اختیار کر گیا۔ چنانچہ حضور ایدہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ

"بہرحال دوستوں نے سینکڑوں نہیں تو بیسیوں کی تعداد میں (یقیناً سو سے اوپر ہی ہیں) مبشر خوابیں دیکھی ہیں۔ جن میں سے بعض میں کچھ منذر حصے بھی ہیں جہاں تک مجھے یاد ہے میری اپنی خوابوں میں بھی بعض منذر حصے تھے۔ لیکن بہرحال تمام خواب انجام بخیر بھی بتا رہے تھے۔ وہاں ان سے یہ ضرور ظاہر ہوتا تھا کہ واپسی پر کچھ تکالیف اور پریشانیاں بھی ہوں گی۔ چنانچہ کراچی میں میری ایک بچی رہتی ہے۔ بعض کاموں کی وجہ سے وہ ایروڈرم پر نہیں آسکی تھی۔ جس دن ہم نے کراچی میں لینڈ کرنا تھا۔ اس دن اس کی طبیعت بہت گھبرائی ہوئی تھی وہ بے چین تھی کہ جلدی آئیں اور ملیں۔ ایروڈرم والوں نے انہیں کہا کہ آج اتنی تیز بارش ہو رہی ہے کہ اگر یہی حالت رہی تو ہم ہوائی جہاز کو یہاں اترنے کی اجازت نہیں دیں گے بلکہ وہ سیدھا لاہور چلا جائے گا۔ وہاں جن لوگوں کو اس بات کا پتہ لگا ان کو بھی پریشانی ہوئی۔ عملاً جہاز والوں نے ہمیں یہ اطلاع دی کہ بیلٹ کس لیں۔ دو ایک منٹ میں جہاز اترنے والا ہے اس کے بعد بیس منٹ تک وہ جہاز اوپر اڑتا رہا اور کراچی شہر بھی پیچھے رہ گیا۔ میرے اندازہ کے مطابق ہم تیس چالیس میل کے قریب کراچی سے آگے نکل گئے۔ پھر اس نے چکر لگایا اور واپس کراچی آکر وہ اترا۔ یہ بھی ایک قسم کی پریشانی ہی تھی۔ پھر سامان وغیرہ کی وجہ سے کچھ پریشانی ہوئی۔ بہرحال انجام بخیر ہوا۔"

اللہ تعالےٰ کی قدرت کا یہ ایک عجیب نشان ہے اور باعث ازدیاد ایمان ہے کہ کس طرح اللہ تعالےٰ نے اس سفر کی کامیابی کی پہلے ہی آپ کو خبر دے دی تھی۔ دوسرے اس سے واضح ہوتا ہے کہ خلوص نیت اور گریہ وزاری سے جو نیک بندے دعائیں کرتے ہیں وہ ضرور استجابت پاتی ہیں اور کہ دعا سے مصیبتیں ٹل بھی جایا کرتی ہیں حقیقت یہ ہے کہ انذاری خبروں میں یہ پہلو بھی ہوتا ہے کہ دعا کرو اور صراط مستقیم اختیار کرو۔ تو بلا ضرور ٹل جائیگی چنانچہ حضور ایدہ اللہ نے اہل یورپ کو جو انتباہ کیا ہے وہ یہی ہے کہ اللہ تعالےٰ کی طرف آجاؤ ورنہ تمہارے اعمال ایسے ہیں کہ آسمان پر فیصلہ ہو چکا ہے کہ اگر تم نے توبہ نہ کی تو ایسے عذاب میں گرفتار ہو جاؤ گے جس کی نظیر پہلے دنیا نے نہیں دیکھی۔

"جو لوگ قرآن کو عزت دیں گے وہ آسمان پر عزت پائیں گے"

(حضرت مسیح موعودؑ)

(ملک محمد رفیق صاحب ربوہ)

قرآن مجید اللہ تعالےٰ نے نوع انسانی کی ہدایت کے لئے حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر نازل کیا۔ یہ لوگوں کی ہدایت اور شفا کا موجب ہے اس کو عزت دینے والا دین و دنیا میں عزت کا مقام حاصل کرتا ہے۔ قیامت کے دن قرآن مجید شفاعت کا موجب ہو گا یہی وجہ ہے حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے قرآن کریم کے پڑھنے کی تلقین فرمائی ہے جیسا کہ صحیح مسلم میں ہے:-

عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِقْرَءُوا الْقُرْاٰنَ فَاِنَّہٗ یَاْتِیْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ شَفِیْعًا لِاَصْحَابِہٖ۔

یعنی حضرت امامہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں۔ میں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا۔ قرآن کریم کو پڑھو کیونکہ یہ قیامت کے دن پڑھنے والے کے لئے شفاعت کا موجب ہو گا۔

قرآن مجید پڑھنے کے نتیجہ میں انسان کے اندر خشیت پیدا ہوتی ہے۔ اس کا دل نرم ہوتا ہے اور وہ ہدایت قبول کرنے کے لئے تیار ہو جاتا ہے۔ قرآن کریم پڑھنا بہت بڑے ثواب کا موجب ہے کیا ہی خوش قسمت وہ انسان ہے جو اللہ تعالیٰ کے کلام کو دن اور رات پڑھتا ہے اور اس کی تلاوت میں مشغول رہتا ہے اور اس کے احکام پر غور کرتا رہتا اور اُن پر عمل کرتا ہے۔

قرآن کریم سیکھنا اور پھر دوسرے کو سکھانا حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو بہت محبوب تھا۔ ایک روایت میں آپؐ نے فرمایا:-

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَیْرُکُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَہٗ۔

(بخاری)

یعنی حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے بہتر وہ شخص ہے جو قرآن کریم خود سیکھے اور دوسروں کو سکھائے۔ قرآن کریم سیکھنے والے کی مثال نارنگی کی سی مثل ہے کہ اس کی خوشبو عمدہ ہوتی ہے اور اس کا ذائقہ میٹھا ہوتا ہے۔ لیکن جو مومن قرآن کریم نہیں پڑھتا اس کی امثال کھجور کی طرح ہے کہ اس کی خوشبو تو نہیں ہوتی لیکن اس کا ذائقہ اچھا ہوتا ہے۔ ہمیں ان مومنین میں شامل ہونا چاہیئے جن کی مثال حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے نارنگی سے دی ہے تا لوگ ہمیں دیکھ کر خوش ہوں اور ہمیں بہترین مومن بننے کی کوشش کرنا چاہیئے یعنی جتنا ہمارا علم ہے اس سے دوسروں کو فائدہ پہنچانے کی کوشش کی جائے۔

علم حاصل کرنا ہر مسلمان کا فرض ہے

علم حاصل کرنا ہر مسلمان عورت اور ہر مسلمان مرد کا فرض قرار دیا گیا ہے اس کے لئے کوئی شرط نہیں کہ بچے یا بوڑھے یا جوان ہی علم حاصل کریں۔ انسان بچپن سے قبر تک پہنچنے تک طالب علم ہی ہے اسے اس وقت تک علم حاصل کرنے کی کوشش کرتے رہنا چاہیئے۔ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:-

طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِیْضَۃٌ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ وَّ مُسْلِمَۃٍ۔

کہ علم کا حاصل کرنا ہر مسلمان مرد اور مسلمان عورت پر فرض ہے۔

قرآن کریم ہماری مقدس کتاب ہے جس میں اسلام کے احکام بیان کئے گئے ہیں اور اس میں ہمیں وہ ذرائع بتائے گئے ہیں جن کے ذریعہ ہم خدا تعالےٰ تک پہنچ سکتے ہیں۔ قرآن کریم کا علم ہی وہ علم ہے جس کے حاصل کرنے کے بغیر مسلمان عورت اور مسلمان مرد کی ترقی ناممکن ہے لہٰذا ہمیں خاص طور پر علم قرآن کو حاصل کرنے کی طرف توجہ دینی چاہیئے تا ہم احکام اسلامی کو سمجھ سکیں۔

قرآن کریم کا علم حاصل کرنے کا طریق

اوّل:- قرآن کریم سیکھنے اور سکھانے کے متعلق سب سے پہلا طریق یہ ہے کہ جو قرآن کریم ناظرہ نہ جانتا ہو۔ وہ ناظرہ پڑھنا شروع کرے اور اس کے لئے انتہائی کوشش کرے۔ قرآن کریم کا علم حاصل کرنے کے لئے یہ پہلی اور بنیادی چیز ہے۔ قرآن کریم ناظرہ جاننے کی صورت میں ہی وہ تلاوت قرآن کریم کر سکتا ہے۔

حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

لَا حَسَدَ اِلَّا فِی اثْنَتَیْنِ: رَجُلٌ اٰتَاہُ اللّٰہُ الْقُرْاٰنَ فَھُوَ یَقُوْمُ بِہٖ اٰنَآءَ اللَّیْلِ وَاٰنَآءَ النَّھَارِ وَرَجُلٌ اٰتَاہُ اللّٰہُ مَالًا فَھُوَ یُنْفِقُہٗ اٰنَآءَ اللَّیْلِ وَاٰنَآءَ النَّھَارِ۔

(متفق علیہ)

یعنی دو شخصوں کے سوا کسی پر حسد جائز نہیں ایک اس شخص پر جس کو اللہ تعالےٰ نے قرآن کا علم دیا ہے اور وہ دن اور رات کی گھڑیوں میں اس کے ساتھ کھڑا ہوتا ہے اور ایک اس شخص سے جس کو اللہ تعالےٰ نے مال دیا ہے اور وہ اُسے دن اور رات کی گھڑیوں میں خرچ کرتا رہتا ہے۔

دوم:- یہ کہ جب ہم قرآن کریم ناظرہ اچھی طرح جان لیں تو اس کا ترجمہ سیکھنے کی کوشش کریں۔ قرآن کریم اللہ تعالےٰ کا مومنوں کے نام پیغام ہے ہمیں اس کے مفہوم کو سمجھنا چاہیئے اور اس کے مطابق عمل کرنا چاہیئے۔ قرآن کریم عربی زبان میں ہے اور ظاہر ہے۔ ہم اس وقت تک اس کا مطلب اور مفہوم نہ سمجھ سکیں گے جب تک اس کا ترجمہ نہ سیکھیں۔ لہٰذا قرآن کریم ناظرہ سیکھنے کے بعد اس کا ترجمہ سیکھنے کی سعی کرنی چاہیئے

سوم:- جب ہم قرآن کریم باترجمہ سیکھ جائیں یا مفہوم سمجھنے لگیں تو اس کی تفاسیر پڑھیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو تفسیر کی ہے اُسے پڑھیں آپ کی تفسیر مجموعہ کے رنگ میں خزینۃ العرفان کے نام سے شائع شدہ ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے قرآن کریم کی جو تفسیر کی ہے وہ پڑھیں اس کے بعد دوسرے مفسرین کی تفسیریں پڑھیں۔

علم قرآن کے لئے تقویٰ بنیادی شرط ہے

قرآن کریم کا علم، علم الٰہی ہے۔ ہمیں اس علم کے حاصل کرنے کے لئے اسی کی طرف رجوع کرنا چاہیئے کیونکہ وہی اس علم کا دینے والا ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

لَا یَمَسُّہٗٓ اِلَّا الْمُطَھَّرُوْنَ

علم قرآن تقویٰ و طہارت اختیار کرنے والوں کو ہی مل سکتا ہے۔ قرآن کریم میں ایک جگہ آتا ہے

"اے میرے مومن بندو تم
میرے سامنے دعا کرو میں
تمہاری دعا سنوں گا"۔

سو ہمیں خدا تعالےٰ کے در کی طرف جھکنا چاہیئے۔ اور اس سے ہی دن رات یہ دعا کرنی چاہیئے کہ

"رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا"

قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے:-

وَاتَّقُوا اللّٰہَ وَیُعَلِّمُکُمُ اللّٰہُ۔ (البقرہ)

تم اللہ تعالےٰ کا تقویٰ اختیار کرو۔ اللہ تعالےٰ تمہیں علم دے گا۔ ہمیں متقی بننے کی سعی کرنی چاہیئے تا ہم علم قرآن حاصل کر سکیں اور دن رات دعا میں لگا رہنا چاہیئے۔ تا ہم قرآن کریم کے سمجھنے والے بنیں۔ اور اس کی صحیح عزت کر سکیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے:-

"جو لوگ قرآن کو عزت
دیں گے وہ آسمان پر
عزت پائیں گے"۔

پریس کی مضبوطی

موجودہ زمانہ میں جبکہ ہمارے رب کی فرمودہ پیشگوئی وَاِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ اپنی پوری شان سے پوری ہو رہی ہے۔ قوموں کی زندگی اور مضبوطی ان کے پریس کی مضبوطی سے وابستہ ہے۔ آپ اپنے دینی آرگن اور پیارے اخبار الفضل کی اشاعت بڑھا کر اپنے پریس کو مضبوط کریں۔

(مینیجر الفضل ربوہ)

عِبادُ الرّحمٰن کی خصوصیّات

(مکرم اقبال احمد صاحب نجم بی۔ اے۔ ربوہ)

(۵)

عبادالرحمٰن کی پانچویں خصوصیت یہ ہے کہ وہ نہ تو اسراف سے کام لیتے ہیں اور نہ ہی جائز ضرورت کے مطابق خرچ کرنے میں بخیل ہوتے ہیں۔ وہ درمیانی راہ اختیار کرتے ہیں اور انفاق فی سبیل اللہ کا بہترین نمونہ ان کی زندگیوں میں پایا جاتا ہے۔

جیسا کہ فرمایا:۔

وَالَّذِيْنَ إِذَآ أَنْفَقُوْا
لَمْ يُسْرِفُوْا وَلَمْ
يَقْتُرُوْا وَكَانَ بَيْنَ
ذٰلِكَ قَوَامًا ۝

(الفرقان آخری رکوع)

(ترجمہ) "اور (اللہ کے بندے) ایسے ہوتے ہیں کہ جب خرچ کرتے ہیں تو فضول خرچی سے کام نہیں لیتے اور نہ ہی بخل کرتے ہیں اور ان کا (خرچ کرنا) ان دونوں حالتوں کے درمیان ہوتا ہے"۔

خرچ تو وہ اس لئے کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا
مِمَّا تُحِبُّوْنَ۔

تم حقیقی نیکی کو پا نہیں سکتے جب تک تم اپنی پسندیدہ چیزوں کو خرچ نہ کرو۔ اور اسی کے مطابق وہ ضرورتِ دین کے وقت خرچ کرتے ہیں اور خوب خرچ کرتے ہیں۔ لیکن جب اپنی جانوں کا معاملہ آتا ہے تو كُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا إِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ پر عمل کرتے ہوئے جائز ضرورتوں پر جن کے بغیر کوئی چارہ نہیں خرچ کرتے ہیں مگر عیش و عشرت کی زندگی کو اختیار کرنے کی بجائے سادہ معاشرت ان کا شعار بن جاتی ہے۔ اور یہی صحابہؓ کا طریق تھا۔ صحابہؓ کی سادگی تنگ دستی کی وجہ سے نہیں تھی بلکہ اسوہ رسول صلے اللہ علیہ وسلم سے انہوں نے یہی اخذ کیا تھا۔ چنانچہ روم و ایران کی فتوحات کے بعد بھی جب دولت و اموال کی کثرت تھی صحابہ کرامؓ سادہ زندگی بسر کرتے تھے۔ ایک دفعہ ام المومنین حضرت حفصہؓ نے حضرت عمرؓ سے کہا کہ اب تو خدا تعالیٰ نے فراخی عطا فرمائی ہے۔ آپ عمدہ غذا اور اچھے کپڑے استعمال کیا کریں تو آپ نے جواب دیا کہ خدا کی قسم میں تو اپنے آقا کے نقشِ قدم پر ہی چلونگا خواہ کتنی ہی خوشحالی کیوں نہ نصیب ہو اس کے بعد دیر تک آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سادہ زندگی کا ذکر کرتے رہے یہاں تک کہ حضرت حفصہؓ بے قرار ہوکر رونے لگیں۔ (کنز العمال جلد ۶ - ۳۳۹)

حضرت مصعبؓ بن عمیر نہایت خوش رو جوان تھے۔ والدین مالدار تھے اس لئے بہت نازونعم میں پرورش پائی تھی نہایت بیش قیمت لباس زیب تن کیا کرتے تھے اور اعلیٰ درجہ کی خوشبوئیں اور عطریات کے استعمال کے عادی تھے۔ آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ مکہ میں مصعبؓ سے زیادہ کوئی خوش پوش اور نازونعم میں پلا ہوا نہیں۔ لیکن یہ حالت اسلام لانے سے قبل کی تھی۔ جب اسلام لائے تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی تربیت کا ایسا اثر ہوا کہ یہ تمام تکلفات فراموش ہو گئے اور یہاں تک تبدیلی پیدا ہو گئی کہ ایک دفعہ دربارِ نبویؐ میں حاضر ہوئے۔ آنحضرتؐ نے دیکھا تو فرمایا یہ وہ نوجوان ہے جس سے زیادہ نازونعم کا پلا ہوا مکہ میں کوئی نہ تھا۔ لیکن خدا اور رسول کی محبت نے اسے ظاہری تکلفات سے بے نیاز کر دیا ہے۔

(طبقات ابن سعد۔ قسم اوّل جزو ثالث)

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی اپنی زندگی میں بھی ایسا اعلیٰ درجہ کا نمونہ مال کے خرچ کرنے کے بارہ میں دکھایا جو رہتی دنیا تک ایک درخشاں مثال ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بادشاہ بلکہ بادشاہوں کا بادشاہ بنا دیا تھا اور لاکھوں روپیہ کے اموال آپ کے قبضہ میں آئے مگر آپ نے کبھی ان کے خرچ کرنے میں اسراف سے کام نہیں لیا اور نہ ہی کسی جگہ بخل سے کام لے کر حقدار کو اس کے حق سے محروم کیا۔ آپ اتنے محتاط تھے کہ حدیثوں میں آتا ہے۔ ایک دفعہ جنگی قیدی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تو حضرت فاطمہؓ کو اس کا علم ہوا وہ آپؐ کے پاس حاضر ہوئیں چونکہ آپ گھر میں نہ تھے اس لئے حضرت عائشہ صدیقہؓ سے کہا کہ حضورؐ تشریف لائیں تو میری طرف سے آپؐ کو عرض کیا جائے کہ چکی پیستے پیستے میرے ہاتھوں میں آبلے پڑ گئے ہیں اگر جنگی قیدیوں میں سے کوئی قیدی مجھے بھی عطا فرما دیا جائے اور وہ آٹا پیس دیا کرے تو مجھے سہولت ہو جائے گی۔ جب حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو حضرت عائشہؓ نے تمام واقعہ بیان فرمادیا۔ رات کو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اپنی بیٹی کے ہاں تشریف لے گئے اور فرمایا۔ بیٹی کیا میں تمہیں ایک ایسی بات نہ بتاؤں جو اس چیز سے جو آج تم نے مانگی ہے بہتر ہے۔ اور بڑی برکت والی ہے۔ انہوں نے کہا یا رسولؐ اللہ ضرور بتائیے۔ آپؐ نے فرمایا جب تم سونے لگو تو ۳۳ دفعہ سبحان اللہ ۳۳ دفعہ الحمدللہ اور ۳۴ دفعہ اللہ اکبر کہہ لیا کرو۔

آپؐ قومی روپیہ کے خرچ کرنے میں بڑے ہی محتاط تھے۔ ایک دفعہ صدقہ کی کچھ کھجوریں آئیں اور حضرت حسنؓ اور حسینؓ جو اس وقت چھوٹے بچے تھے ان کھجوروں سے کھیلنے لگے۔ کھیلتے کھیلتے ان میں سے کسی نے ایک کھجور منہ میں ڈال لی۔ اچانک رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بھی نظر جا پڑی آپؐ نے فوراً ان کے منہ میں انگلی ڈال کر کھجور نکال لی اور فرمایا تمہیں معلوم نہیں کہ یہ غرباء کا حق ہے۔ آلِ محمد غرباء کے مال نہیں کھایا کرتی۔ اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ رسول کریمؐ قومی اموال خرچ کرنے میں کتنے محتاط تھے۔ کھجور کا ایک دانہ بھی غلط طور پر خرچ ہوتے برداشت نہ کرتے تھے۔

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے

إِنَّ الْمُبَذِّرِيْنَ كَانُوْا
إِخْوَانَ الشَّيٰطِيْنِ ۔
وَكَانَ الشَّيْطٰنُ لِرَبِّهٖ
كَفُوْرًا ۔

(ترجمہ) اسراف کرنے والے لوگ یقیناً شیطانوں کے بھائی ہوتے ہیں اور شیطان اپنے رب کا بہت ہی ناشکر گذار ہے۔

(باقی)

عرش سے فرش کو پیغام چلے آتے ہیں

عرش سے فرش کو پیغام چلے آتے ہیں
کیا حسیں نامے ترے نام چلے آتے ہیں

معجزہ ہے یہ امامت کا تری میرے امام
پختہ ہو جاتے ہیں جو خام چلے آتے ہیں

یہ ترے نالوں کی تاثیر ہے یا اُن کا کرم
وہ جو سُنتے ہیں لبِ بام چلے آتے ہیں

منزلیں چشم براہ ہیں کہ فرشتوں کے ہجوم
بہرِ تائید بہر گام چلے آتے ہیں

تیرے دیوانوں نے مشکل کو نہ مشکل جانا
ہر کٹھن رہ سے بآرام چلے آتے ہیں

آکے دیکھیں تو تری ذات میں انوارِ یقیں
وہ جو پابستۂ اوہام چلے آتے ہیں

کٹ گئی جن کی صنم خانوں میں ہے عمر تمام
اب وہی باندھ کے احرام چلے آتے ہیں

نہیں ناہید ہی پابستۂ زنجیرِ وفا
اور بھی بندۂ بے دام چلے آتے ہیں

(عبدالمنان ناہید)

مختلف مقامات پر جماعتی تنظیموں کے تربیتی اجتماعات

لجنہ اماء اللہ سرگودھا کی تربیتی کلاس

لجنہ اماء اللہ کی دس روزہ تربیتی کلاس ۱۰ راگست کو شروع ہوئی ربوہ سے ایک نمائندہ بغرض تربیت بھجوائی گئی۔ کلاس دو حلقوں یعنی شہر اور سیٹلائٹ ٹاؤن میں لگائی گئی۔ مقامی ممبرات نے بھی تعلیم دینے میں حصہ لیا۔ برکات الدعا۔ الوصیت۔ مختصر تاریخ احمدیت، اختلافی مسائل اور آٹھواں پارہ با ترجمہ درس دیا گیا۔ لجنہ کی تقریباً سب مستورات نے اس میں شمولیت کی اور نوٹس لئے۔ کلاس کے خاتمہ پر ایک ٹسٹ لیا گیا۔ انتالیس لجنات و ناصرات نے اس امتحان میں حصہ لیا۔ اور بفضل خدا تمام کامیاب رہیں کلاس کے اختتام پر حضرت سیدہ ام متین صاحبہ تقسیم انعامات کی غرض سے ہماری درخواست پر تشریف لائیں۔ اس تقریب میں غیر از جماعت معزز خواتین بھی شامل ہوئیں۔ آپ کی صدارت میں اختتامی اجلاس ہوا۔ بیگم پروفیسر رحمت علی صاحب نے سپاسنامہ پیش کیا۔ بعدہ تربیتی کلاس میں کامیاب ہونے والیوں کو اپنے دستِ مبارک سے حضرت سیدہ موصوفہ نے انعامات تقسیم کئے۔

اس کے بعد حضرت آپا جان کا خطاب پون گھنٹہ جاری رہا۔ آپ نے اپنی تقریر میں قرآن مجید پڑھنے اور اس کے مطابق اپنی زندگیوں کو ڈھالنے کی تلقین کی۔

یہ تقریب نہایت کامیاب رہی اور ہمارے لئے بے حد خوشی اور انبساط کا موجب ہوئی۔ آخر میں صدر سرگودھا نے شکریہ ادا کیا۔ اور حضرت سیدہ موصوفہ نے دعا کروائی۔

جنرل سیکرٹری لجنہ سرگودھا

لاہور میں لجنہ اماء اللہ کا اجتماع

لجنہ اماء اللہ لاہور کی درخواست پر حضرت سیدہ محترمہ ام متین صاحبہ جنرل صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ لاہور تشریف لائیں۔ آپ کی تشریف آوری پر لجنہ لاہور کے چھ حلقوں نے مل کر ایک جلسہ کیا جو کہ ۱۸ ستمبر کی شام کو ۲ ڈیوس روڈ کوٹھی ڈاکٹر محمد یعقوب خان صاحب پر منعقد ہوا۔ کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ عہد نامہ حضرت سیدہ موصوفہ نے دہرایا۔ بیگم میر مشتاق صاحب نے حلقوں کی مجموعی رپورٹ سنائی جس کے بعد سلسلہ وار ان حلقوں کی رپورٹ خاکسارہ نے پیش کی اور ہر حلقہ کی کارگزاری کا جائزہ پیش کیا۔ اسکے بعد سیدہ محترمہ نے خطاب فرمایا۔ نصف گھنٹہ کے اس خطاب کے بعد دعا پر اجلاس ختم ہوا۔

سیدہ بشریٰ جنرل سکرٹری
لجنہ اماء اللہ لاہور

چک ۳۶۸ ج۔ب ضلع لائل پور / T.D.A ضلع مظفر گڑھ کا سالانہ اجتماع

جماعت احمدیہ چک ۳۶۸ T.D.A تحصیل لیہ۔ ضلع مظفر گڑھ کا سالانہ اجتماع مورخہ ۱۲-۱۳ راگست بروز جمعہ ہفتہ اتوار کو منعقد ہوا۔ جو تین اجلاس پر مشتمل تھا پہلا اجلاس ۱۲ راگست کو عشاء کی نماز کے بعد زیر صدارت چوہدری عبدالمالک صاحب شاہد مربی سلسلہ ضلع مظفر گڑھ منعقد ہوا۔ تلاوت کے بعد مکرم مولوی رشید احمد صاحب چغتائی سابق مبلغ بلاد عربیہ نے تقریر کی

دوسرا اجلاس مورخہ ۱۳ راگست کو زیر صدارت چوہدری عمر الدین صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ساڑھے نو بجے سے ایک بجے تک جاری رہا۔ جس میں پہلی تقریر مکرم چوہدری بشارت احمد صاحب معلم وقف جدید نے کی جس میں آپ نے جماعت کی مساعی کو تفصیل سے بیان کیا۔ آپ کے بعد دوسری تقریر مکرم مولوی رشید احمد صاحب چغتائی نے فرمائی۔

تیسری تقریر چوہدری عبدالمالک صاحب شاہد مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے کی۔

آخری اجلاس سوا تین بجے زیر صدارت محترم محمد رفیع صاحب آف لیہ قائمقام امیر جماعتہائے احمدیہ ضلع مظفر گڑھ شروع ہوا۔ مکرم چوہدری بشارت احمد صاحب معلم وقف جدید چوہدری عبدالمالک صاحب شاہد مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ اور مکرم مولوی رشید احمد صاحب چغتائی نے تقریریں فرمائیں۔ بالآخر صدر صاحب نے مختصر صدارتی تقریر فرمائی۔ جس کے بعد یہ جلسہ پونے چھ بجے شام کے قریب بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

سیکرٹری اصلاح و ارشاد
جماعت چک ۳۶۸ T.D.A تحصیل لیہ

جامعہ نصرت سائنس بلاک کیلئے خواتین سے چندہ کی اپیل

(حضرت سیدہ ام متین صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

مجلس شاورت کے فیصلے کے مطابق لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے پچھتر ہزار روپے جمع کرنے کی ذمہ داری قبول کی تھی۔ جس کی اپیل بہنوں سے وقتاً فوقتاً بذریعہ الفضل کرتی رہی ہوں۔ لیکن ابھی تک صحیح معنوں میں ہماری بہنوں نے اس پر عمل نہیں کیا۔ ہفتہ زیر رپورٹ میں مندرجہ ذیل وصولی ہوئی ہے۔

کوئٹہ	۲۷۶ر۵۰	وصول
زاہدہ بنت ہارون رشید	۱۰ر۰۰	"
لجنہ نور نگر فارم	۱۲ر۰۰	"
لجنہ کریم نگر فارم	۵۵ر۰۰	"

نیز لجنہ اماء اللہ کراچی کا ۲۳۳۰۰ کا وعدہ وصول ہوا ہے جزاھن اللہ احسن الجزاء۔ گویا اس وقت تک کل وعدہ جات آٹھ ہزار نو سو ساٹھ روپے کے اور کل وصولی دو ہزار نو سو سینتالیس روپے کی ہوئی ہے۔ گنتی کی لجنات نے اور بہت قلیل تعداد میں خواتین نے اس میں حصہ لیا ہے اگر تمام لجنات اور تمام صاحب استطاعت بہنیں اس میں حصہ لیتیں تو اب تک -/۷۵۰۰۰ کی رقم کا جمع ہونا مشکل نہ تھا۔ ہماری کوشش ہونی چاہیئے کہ اگلی شوریٰ سے پہلے پہلے یہ رقم جمع کریں۔ اللہ تعالیٰ ہم کو توفیق عطا فرمائے کہ جماعت کی ترقی اور غلبہ اسلام کے لئے ہر قربانی دے سکیں۔

گوٹھ اسماعیل آباد اور محمد آباد میں اجتماع

مورخہ ۹/۴ بروز اتوار بعد نماز مغرب گوٹھ اسمٰعیل آباد ضلع تھرپارکر میں تربیتی جلسہ ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم مولوی غلام حیدر صاحب نے کی۔ نظم ماسٹر مقبول احمد صاحب نے خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ ان کے بعد مکرم مولوی محمد اکبر صاحب فاضل شاہد مربی سلسلہ احمدیہ ضلع تھرپارکر نے تربیت کے موضوع پر تقریر فرمائی۔

آپ نے نماز باجماعت اور عملی نمونے کو بہتر بنانے کی طرف خاص طور پر توجہ دلائی۔ حاضری اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی تھی۔ دعا کے بعد جلسہ ختم ہوا۔

مورخہ ۹/۵ بروز سوموار بعد نماز عشاء مسجد احمدیہ محمد آباد اسٹیٹ میں زیر صدارت امیر صاحب مقامی تربیتی جلسہ منعقد ہوا۔ جلسہ کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ اس کے بعد مکرم مولوی محمد اکبر صاحب فاضل شاہد مربی سلسلہ احمدیہ ضلع تھرپارکر نے تربیتی تقریر فرمائی۔ احباب جماعت کو بعض اسلامی احکام کی طرف خصوصیت سے توجہ دلائی۔

آخر میں محترم صدر صاحب نے ان امور پر عمل کرنے کی تلقین فرمائی۔ دعا کے بعد یہ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

سیکرٹری اصلاح و ارشاد
محمد آباد اسٹیٹ

خدام الاحمدیہ حلقہ خوشاب کی تربیتی کلاس

مورخہ ۵ ستمبر ۶۶ء کو بعد نماز ظہر بمقام بھائی امید علی ورک افتتاحی اجلاس ہوا جس کی صدارت مکرم مولوی عزیز الرحمٰن صاحب مربی سلسلہ سرگودھا نے فرمائی۔ آپ نے اجتماعی دعا کے ساتھ کلاس کا افتتاح فرمایا۔ کلاس دو روز جاری رہی۔

اس میں خوشاب۔ ملہ ڈھ۔ بھائی امید علی ورک ہیلو دہنس کے قریباً نصف صد خدام و اطفال کے علاوہ کثیر تعداد میں انصار صاحبان بھی شریک ہوتے۔ کھانے اور رہائش کا انتظام مقامی مجلس کے ذمہ تھا۔ لاؤڈ سپیکر اور سائبان کا بھی خاطر خواہ انتظام کیا گیا تھا۔

نگران مجالس خدام الاحمدیہ
خوشاب حلقہ

درخواست دعا

خاکسار کی بھابی جان محترمہ امۃ الشکور صاحبہ اہلیہ نو ارشد صاحب ایم۔ ایس سی (واقف زندگی) ۶ ستمبر کی شام، بحری جہاز کراچی سے بذریعہ ہوائی جہاز افریقہ جانے کے لئے روانہ ہوئی ہیں۔ محمد اسلم ایاز کارکن دفتر زعیم ربوہ

قابلِ تقلید مجالس خدام الاحمدیہ

مندرجہ ذیل مجالس نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے اپنے چندہ جات خدام الاحمدیہ ۶۷-۱۹۶۶ء بجٹ کے مطابق سال کے اختتام سے ۱½ ماہ قبل (۱۵ ستمبر ۶۷ء تک) سو فیصدی ادا کر کے دوسری مجالس کے لئے نیک نمونہ قائم کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے۔ دیگر مجالس کو بھی ان مجالس کی تقلید کرتے ہوئے آگے بڑھنا چاہیئے۔ اور یہ کوشش کرنی چاہیئے کہ نمونہ کو مدنظر رکھتے ہوئے ۳۱ اکتوبر ۶۷ء سے پہلے پہلے سو فی صدی ادائیگی کر کے اللہ تعالیٰ کے حضور اپنے فرض سے سبکدوش ہوں اللہ تعالیٰ ان کے کاموں میں برکت ڈالے۔ آمین۔

(۳۱ جولائی ۶۷ء تک سو فیصدی ادا کرنے والی مجالس کی فہرست قبل ازیں شائع کی جا چکی ہے)

	نام مجلس	ضلع		نام مجلس	ضلع
۱	پیپتی	پشاور	۹	پنڈی کھباگو	سیالکوٹ
۲	چک ۱۲ اگوکھووال	لائلپور	۱۰	شاہ کوٹ	شیخوپورہ
۳	چک ۶۵ ش میانہ	,,	۱۱	دنیاپور	ملتان
۴	ماموں کانجن	,,	۱۲	۳۶۲ ای بی	,,
۵	چک ۴۶ ب مال چک	,,	۱۳	قبولہ	ساہیوال
۶	چک ۸۰ فتح	بہاولپور	۱۴	نورنگر فارم	میرپور خاص
۷	۱۲۴ فروزہ	رحیم یارخاں	۱۵	گوٹھ امام بخش	نوابشاہ
۸	چک ۹ نورڈ	بہاولپور			

(مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

درخواستہائے دعا

۱۔ خاکسار کی والدہ صاحبہ دل کے مرض میں مبتلا ہے۔ بہت علاج کرایا ہے۔ لیکن ابھی تک آرام نہیں آیا۔ (ماسٹر محمد اسلم محمد آباد سٹیٹ)

۲۔ خاکسار کے والد محترم کی آنکھوں کی بینائی بہت کمزور ہو گئی ہے۔ ڈاکٹر صاحبان نے بینائی کے ضائع ہونے کا خدشہ ظاہر کیا ہے۔

(محمد بشیر مالک بشیر میڈیکل ہال کوٹلی)

۳۔ میری بیوی عرصہ چھ ماہ سے بیمار ہے۔ اور دیگر پریشانیاں بھی ہیں۔ عاجز سید حبیب اللہ امیر جماعت احمدیہ چک جمرہ ضلع لائلپور

احباب ان سب کے لئے دعا فرمائیں۔

ذکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے

تحریک جدید کے مالی جہاد میں حصہ لینے کی کم از کم شرح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی حین حیات میں ہی چندہ تحریک جدید کی کم از کم شرح پانچ روپیہ کو بڑھا کر دس روپیہ مقرر فرما دیا تھا دس روپیہ سے کم وعدہ کرنے والے مجاہدین اپنے وعدوں پر نظر ثانی فرمائیں اور اپنے عمل سے اپنے جذبۂ اشاعت اسلام کا ثبوت دیں۔ (وکیل المال اوّل تحریک جدید)

سیکرٹریان مال متوجہ ہوں

خدا تعالیٰ کے فضل سے ہفتہ وصولی تحریک جدید زیر انتظام خدام الاحمدیہ و لجنہ اماء اللہ ۱۵ اگست تک منایا جا چکا ہے۔ سیکرٹریان مال کی خدمت میں درخواست ہے کہ تحریک جدید کی جو رقوم وصول ہو چکی ہیں وہ جلد از جلد مع تفصیل مرکز میں بھجوا کر عنداللہ ماجور ہوں۔ جزاکم اللہ تعالیٰ

(نائب وکیل المال اوّل تحریک جدید)

تحریک جدید کے ضروری اعلانات

پہلی سالانہ ترقی خانۂ خدا کے لئے

جن مخلصین نے اپنے آقا حضرت اقدس المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ارشاد کی تعمیل میں اپنی پہلی سالانہ ترقی لینے پر تعمیر مساجد ممالک بیرون کے صدقہ جاریہ میں حصہ لیا ہے دفتری اطلاع کے مطابق ان کی تازہ فہرست درج ذیل ہے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرۃ۔ دیگر مخلصین بھی اپنے آقا حضرت المصلح الموعودؓ کے ارشاد پر اپنی سالانہ ترقی ماہ رواں کے لئے ادا فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو

۳۱۔ مکرم چوہدری محمد ابراہیم صاحب دشیہ کارکن صدر انجمن احمدیہ ربوہ ۵-۰۰

۳۲۔ مکرم جناب انعام الرحمٰن صاحب انور سلطان پور ضلع سکھر ۸-۰۰

۳۳۔ ,, جناب ناصر احمد صاحب کارکن دفتر خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ ۳-۰۰

۳۴۔ ,, جناب محمد سلیم صاحب کارکن صدر انجمن احمدیہ ربوہ ۴-۰۰

۳۵۔ محترمہ زہرۃ النساء بیگم صاحبہ بنت چوہدری نور محمد صاحب مظفر گڑھ ۵۰-۰۰

۳۶۔ محترمہ امۃ الباسط صاحبہ قریشی معلمہ نصرت گرلز سکول ربوہ ۵-۰۰

۳۷۔ مسٹر اے عظیم صاحب ادم جی نگر نرائن گنج مشرقی پاکستان ۳۴-۵۰

۳۸۔ مکرم جناب منظور احمد خاں صاحب خزانچی خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ ۴-۰۰

(قائمقام وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

تعمیر مساجد میں حصہ لینے والی بہنوں کیلئے خوشخبری

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت بابرکت میں ۱۵ تبوک ۱۳۴۶ھ ش (۱۵/۹) تک تعمیر مساجد کے لئے وعدہ جات اور نقد ادائیگی فرمانیوالی بہنوں کے اسماء گرامی بغرض دعا اور منظوری نیز ان احباب کے نام جو اس چندہ کی فراہمی کے لئے کوشش فرماتے ہیں پیش کئے گئے۔ اس فہرست کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ملاحظہ فرما کر سب کے لئے دعا فرمائی نیز فرمایا

"جزاکم اللہ احسن الجزاء"

اللہ تعالیٰ ہماری سب بہنوں کو ہمیشہ اپنے خاص فضلوں سے نوازے۔ اور انہیں زیادہ سے زیادہ قربانیوں اور خدمتِ دین کی توفیق دیتا چلا جائے۔ آمین

(قائمقام وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

تین بھائیوں کا قابلِ تقلید نمونہ

مکرم چوہدری انور احمد صاحب کاہلوں ڈھاکہ۔ محترم ریاض الدین احمد صاحب اور خواجہ عبدالکریم صاحب ڈھاکہ نے اپنے سال رواں کے وعدوں میں علی الترتیب مبلغ ۱۲۵/- روپے و ۶۵۰/- روپے و ۶۰۰/- روپے کا اضافہ کر کے ہر ایک نے اپنا وعدہ ایک ہزار روپے تک کر دیا ہے قارئین کی خدمت میں درخواست ہے کہ ان کی دینی و دنیاوی ترقی کے لئے دعا فرمائیں اور مخیر احباب ان کی تقلید کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے زیادہ سے زیادہ فضلوں کے وارث بنیں۔

(قائمقام وکیل المال اوّل تحریک جدید)

دفتر دوم اور سوم کے لئے لمحۂ فکریہ

اس سال تحریک جدید میں وصولی کی رفتار غیر تسلی بخش ہے۔ جس کی وجہ سے مرکزی اور مبلغین کے اخراجات پورا کرنا مشکل ہو گیا ہے۔

مجاہدین دفتر دوم اور سوم کو خاص طور پر کوشش کرنی چاہیئے کہ وہ اپنی موعود رقم جلد از جلد ادا کر کے اللہ تعالیٰ کے حضور سرخرو ہوں کیونکہ اللہ تعالیٰ سے کیا ہوا وعدہ بہرحال پورا کرنا ہوتا ہے۔ جب انسان سے کیا ہوا وعدہ پورا کرنا ضروری ہے تو اللہ تعالیٰ سے کئے ہوئے وعدہ کی ادائیگی بدرجہ اولیٰ ضروری ہے۔

لہٰذا تمام احباب کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ بقیہ ڈیڑھ ماہ میں اپنے تمام وعدے پورے کر کے عنداللہ ماجور ہوں۔ اللہ تعالیٰ سب کو توفیق بخشے۔

(قائمقام وکیل المال اوّل تحریک جدید)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

گورنر موسیٰ کی تقریر!

کوئٹہ ۔ ۲۹ ستمبر ۔ گورنر مغربی پاکستان جناب محمد موسیٰ نے کہا ہے کہ دشمن کے مذموم اور جارحانہ عزائم کے پیش نظر ہمیں اپنی دفاعی تیاریوں پر سب سے زیادہ توجہ دینی چاہیئے اور ہر وقت مستعد اور چوکس رہنا چاہیئے۔ انہوں نے مسلح افواج کو زبردست خراج تحسین ادا کرتے ہوئے کہا کہ ہماری فوج ہر لحاظ سے دنیا کی بہترین فوجوں میں شمار ہوتی ہیں۔ خصوصاً ستمبر ۱۹۶۵ء کی جنگ میں انہوں نے جس بہادری سے دشمن کی جارحیت کو ناکام بنایا اسے بھلایا نہیں جاسکتا۔

گورنر مغربی پاکستان کل بلدیہ کے ہال میں کوئٹہ سٹی مسلم لیگ کی طرف سے دیئے گئے استقبالیہ میں سپاسنامہ کا جواب دے رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ ملک کے تحفظ اور دفاع کے سلسلہ میں حکومت اپنی ذمہ داریوں سے پوری طرح آگاہ ہے اور اس سلسلہ میں ہر ممکن کوشش کر رہی ہے اور دفاع پر ہم اپنے وسائل کا کافی حصہ خرچ کرتے ہیں گورنر موسیٰ نے بتایا کہ بھارت کی اقتصادی حالت بہت خراب ہے اس کے عوام اگرچہ بھوکے مر رہے ہیں اس کے باوجود بھارت جنگی تیاریوں پر کافی رقم خرچ کر رہا ہے۔ گورنر موسیٰ نے کہا کہ ستمبر کی جنگ میں ہماری فوج نے اپنی بہادری کی دھاک بٹھا دی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہماری فوج دنیا کی بہترین فوجوں میں سے ہے۔ اور اس نے بھارتی حملہ کے وقت کئی گنا بڑے دشمن کے مقابلے میں اپنی برتری کا ثبوت مہیا کر دیا۔ گورنر موسیٰ نے کہا کہ جب تک برصغیر میں طاقت کا توازن درست نہیں ہوتا پاکستان اور بھارت جنگی تیاریوں میں مصروف رہیں گے اور بھاری رقوم دفاع پر خرچ کی جاتی رہیں گی۔ گورنر موسیٰ نے جو بھارتی حملہ کے وقت پاکستانی افواج کے کمانڈر انچیف تھے کہا کہ جنگی مہارت، جسمانی مضبوطی اور قوت برداشت کام کی لگن اور فرض شناسی اور مادر وطن کے دفاع کے عزم کے لحاظ سے پاکستانی فوج بھارتی فوج سے بدرجہا بہتر ہے۔

انہوں نے کہا صدر ایوب متعدد بار اعلان کر چکے ہیں کہ پاکستان پرامن ملک ہے اور ہمسایہ ملکوں کے ساتھ امن سے رہنا چاہتا ہے۔ کیونکہ امن قائم رہے تو پاکستان کی خوشحالی اور ترقی میں اور اضافہ ہو سکتا ہے صوبائی گورنر نے خبردار کیا کہ ملک کے اندر کسی قسم کا انتشار یا بدنظمی برداشت نہیں کی جاسکتی۔ کیونکہ دشمن اس سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کرتا ہے عوام اور ان کے رہنماؤں کو اپنے مفادات کو خیرباد کہہ کر ملک میں استحکام اور اتحاد برقرار رکھنا چاہیئے

صوبائی گورنر نے کہا کہ حکومت عوام کی خوش حالی۔ بھلائی اور ان میں اتحاد برقرار رکھنے کے لئے کوشاں ہے اس لئے عوام اور خصوصاً مسلم لیگیوں کو ان مقاصد کی تکمیل کے لئے حکومت سے ہر ممکن تعاون کرنا چاہیئے۔ انہوں نے عوام کو مشورہ دیا کہ وہ اپنی صفوں سے خود غرض لوگوں کو نکال دیں اور ان لوگوں پر بھی اعتبار نہ کریں جو وقت کے ساتھ بدلتے رہتے ہیں

وزیر اطلاعات خواجہ شہاب الدین کا بیان

ڈھاکہ ۲۹ ۔ ستمبر ۔ مرکزی وزیر اطلاعات خواجہ شہاب الدین نے کہا ہے کہ پاکستان اور چین کے درمیان گہری دوستی ہے اور اسی بنا پر میں ایک بڑا مسرور ہوں کہ چین کے قومی دن کی تقریبات میں شرکت کرنے جا رہا ہوں انہوں نے انکشاف کیا کہ صدر ایوب نے چیئرمین ماؤزے تنگ کو ایک خاص پیغام دیا ہے جو وہ پیکنگ میں چینی رہنما کے حوالے کریں خواجہ شہاب الدین نے کہا کہ وہ چیئرمین ماؤزے تنگ کو صدر ایوب کی سوانح عمری کا "جس رزق سے آتی ہو پرواز میں کوتاہی" کا ایک نسخہ بھی پیش کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ میں چین میں اپنے قیام کے دوران مختلف رہنماؤں سے ملاقاتیں کروں گا۔

صدر ذاکر حسین مسجد تعمیر نہیں کر سکیں گے

نئی دہلی ۲۹ ستمبر ۔ بھارت کے وزیر داخلہ مسٹر چوہان نے صدر ڈاکٹر ذاکر حسین کو مطلع کیا ہے کہ حکومت ایوان صدر میں مسجد کی تعمیر کے خلاف ہے کیونکہ اس سے ملک کا اکثریتی فرقہ مشتعل ہو جائے گا ملک کے امن و امان میں خلل پڑنے کا اندیشہ ہے۔ گزشتہ دنوں صدر ڈاکٹر ذاکر حسین نے حکومت سے ایوان صدر کے ایک گوشے میں ایک چھوٹی سی مسجد تعمیر کرنے کی خواہش کی تھی واضح رہے کہ بھارتی ایوان صدر کے ایک وسیع قطعہ اراضی پر ایک شاندار مندر تعمیر کیا جا چکا ہے۔ وزیر داخلہ نے کہا کہ ایوان صدر میں مسجد کی تعمیر کے سلسلہ میں پہلے جو سازگار حالات تھے وہ آج نہیں ہیں۔ اس لئے مسجد کی تعمیر سے فرقہ وارانہ فسادات کا خطرہ ہے۔

نگران افسروں کا تقرر

لائل پور ۲۹ ستمبر گورنر مسٹر محمد موسیٰ نے سرکاری خود مختار اور نیم خود مختار اداروں میں غیر ضروری تاخیر بے قاعدگیوں اور بدعنوانیوں کی روک تھام کے لئے خاص نگران افسر مقرر کر دیئے ہیں۔ یہ افسر ہر محکمہ ڈویژن ضلع اور صوبائی حکومت کے تحت کام کرنے والے خود مختار اور نیم خود مختار اداروں میں متعین کئے گئے ہیں اور انہیں اپنا فرض نہایت دیانتداری سے انجام دینے کی ہدایت کی گئی ہے۔

مالی امداد قبول کرنے سے انکار کر دیا

کراچی ۲۹ ستمبر ۔ میجر ضیاء الدین عباسی شہید کی بیوہ شاکرہ عباسی نے کارپوریشن سے دس ہزار روپے کا عطیہ قبول کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ محترمہ شاکرہ صاحبہ نے ایک بیان میں کہا کہ پاک فوج ان کی ضروریات کا ہر طرح خیال رکھتی ہے اور انہیں مزید کسی امداد کی ضرورت نہیں انہوں نے کراچی کارپوریشن سے کہا ہے کہ وہ اس رقم کو کسی نیک کام میں صرف کردے۔ میجر عباسی پاک بھارت جنگ کے دوران چونڈہ کے محاذ پر وطن کا دفاع کرتے ہوئے شہید ہو گئے تھے۔

کشمیری مسلمانوں پر انسانیت سوز مظالم

مظفر آباد ۲۹ ستمبر ۔ مقبوضہ کشمیر میں مسلمانوں کے خلاف حالیہ ہنگاموں میں مقامی پولیس اور بھارتی فوج نے بھی جن سنگھی غنڈوں کا ساتھ دیا اور بے گناہ مسلمانوں کو جبر و تشدد کا نشانہ بنایا انہوں نے ریاستی پولیس کو بھی معاف نہیں کیا۔ اور کئی پولیس افسروں کو مسلمانوں کو پناہ دینے کے الزام میں بےدردی سے مارا پیٹا گیا۔

مسلمانوں کے خلاف فساد کانگرسیوں نے کرایا تھا

نئی دہلی ۲۹ ستمبر ۔ بہار کے وزیر پولیس مسٹر رانا نند تیواری نے گزشتہ روز اس بات کا اعتراف کیا کہ رانچی میں ابھی تک کشیدگی کی فضا موجود ہے انہوں نے حالیہ فسادات کے موقع پر کانگرسی کارکنوں کے کردار پر شدید نکتہ چینی کی اور الزام لگایا کہ بجائے اس کے کہ کانگرسی فرقہ وارانہ کشیدگی کو کم کرنے کی کوشش کرتے انہوں نے صورت حال کو دھماکہ خیز بنانے کی پوری کوشش کی اور اردو ہندی جھگڑے کو فرقہ وارانہ رنگ دیا۔ انہوں نے کہا کہ ہلاک ہونے والوں کی تعداد ۵۰ ہے جن میں اکثر مسلمان ہیں۔

صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ کے متعلق

حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کا ارشاد

سیدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رحمہ اللہ تعالیٰ عنہ صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ کے قیام کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"اس وقت چونکہ سلسلہ کو بہت سی مالی ضرورتیں پیش آ گئی ہیں جو عام آمد سے پوری نہیں ہو سکتیں۔ اس لئے میں نے تجویز کیا ہے کہ اس فوری ضرورت کو پورا کرنے کا ایک ذریعہ تو یہ ہے کہ جماعت کے افراد میں سے جس کسی نے اپنا روپیہ کسی دوسری جگہ بطور امانت رکھا ہوا ہے وہ نقدی طور پر اپنا روپیہ جماعت کے خزانہ میں بطور امانت صدر انجمن احمدیہ داخل کر دے تاکہ فوری ضرورت کے وقت ہم اس سے کام چلا سکیں۔ اس میں تاجروں کا وہ روپیہ شامل نہیں جو تجارت کے لئے رکھتے ہیں۔ اسی طرح اگر کسی زمیندار نے کوئی جائداد بیچی ہو اور آئندہ وہ کوئی اور جائداد خریدنا چاہتا ہو تو ایسے احباب صرف اتنا روپیہ اپنے پاس رکھ سکتے ہیں جو فوری طور پر جائداد کے لئے ضروری ہو۔ اس کے سوا تمام روپیہ جو بنکوں میں دکھتوں کا جمع ہے سلسلہ کے خزانہ میں جمع ہونا چاہیئے"

(افسر خزانہ صدر انجمن احمدیہ)

اللہ تعالیٰ کی ایک قدیم سنت اور ازروئے قرآن اس کی وضاحت

اللہ تعالیٰ اس وقت تک کوئی عالمگیر عذاب نازل نہیں کرتا جب تک پہلے خبردار نہ کر دے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورۃ القصص کی آیت ۶۰ وَمَا کَانَ رَبُّکَ مُهْلِکَ الْقُرٰی حَتّٰی یَبْعَثَ فِیْٓ اُمِّهَا رَسُوْلًا یَّتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِنَا وَمَا کُنَّا مُهْلِکِی الْقُرٰٓی اِلَّا وَاَهْلُهَا ظٰلِمُوْنَ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے یہ اصول بیان فرمایا ہے کہ جب تک کسی ملک کے مرکزی مقام پر یعنی اس مقام پر جو خدا تعالیٰ کی نگاہ میں دین کا مرکز ہونے کے لائق ہو۔ اللہ تعالیٰ کسی رسول کو نہ بھیج دے جو اس ملک کے لوگوں کو خدا تعالیٰ کے احکام سے آگاہ کرے اس وقت تک خدا تعالیٰ اس ملک پر عذاب نازل نہیں کیا کرتا اور نہ خدا تعالیٰ کبھی کسی ملک کو اس وقت تک ہلاک کرتا ہے جب تک اس ملک کے رہنے والے ظالم اور ناانصاف پسند ہوں۔ عذاب صرف قوم کے ظالم ہو جانے کی وجہ سے یا نبی کے رد کرنے کی وجہ سے آتا ہے اسی مضمون کو اللہ تعالیٰ نے سورۃ طٰہٰ میں ان الفاظ میں بیان فرمایا ہے کہ

وَلَوْ اَنَّآ اَهْلَکْنٰهُمْ
بِعَذَابٍ مِّنْ قَبْلِهٖ لَقَالُوْا
رَبَّنَا لَوْلَآ اَرْسَلْتَ اِلَیْنَا
رَسُوْلًا فَنَتَّبِعَ اٰیٰتِکَ
مِنْ قَبْلِ اَنْ نَّذِلَّ
وَنَخْزٰی (طٰہٰ ع ۸)

یعنی اگر رسول کی بعثت سے پہلے ہم ان پر عذاب نازل کر دیتے تو یہ ہم پر اعتراض کرتے کہ جب ہم گمراہ تھے اور ہدایت کے محتاج تھے تو تو نے ہمارے لئے کوئی رسول کیوں نہ بھیجا کہ ہم ذلیل اور رسوا ہونے سے پہلے تیرے احکام کو قبول کر لیتے اور خدا تعالیٰ ان کے اعتراض کو صحیح تسلیم کرتا ہے اور اس کا رد نہیں کرتا بلکہ اس مضمون کو قرآن کریم کے متعدد مقامات پر بیان کر کے اس کی اہمیت کو ثابت فرماتا ہے۔ چنانچہ ایک دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

یٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ
اَلَمْ یَاْتِکُمْ رُسُلٌ مِّنْکُمْ
یَقُصُّوْنَ عَلَیْکُمْ اٰیٰتِیْ
وَیُنْذِرُوْنَکُمْ لِقَآءَ
یَوْمِکُمْ هٰذَا۔ قَالُوْا شَهِدْنَا
عَلٰٓی اَنْفُسِنَا وَغَرَّتْهُمُ
الْحَیٰوةُ الدُّنْیَا وَشَهِدُوْا
عَلٰٓی اَنْفُسِهِمْ اَنَّهُمْ کَانُوْا
کٰفِرِیْنَ ۝ ذٰلِکَ اَنْ لَّمْ یَکُنْ
رَّبُّکَ مُهْلِکَ الْقُرٰی بِظُلْمٍ
وَّاَهْلُهَا غٰفِلُوْنَ (انعام ع ۱۶)

یعنی اے جنوں اور انسانوں کی جماعتو! کیا تم میں سے ہی تمہارے پاس ہمارے رسول نہیں آئے تھے جو تمہیں ہمارے احکام پڑھ پڑھ کر سناتے اور تم پر جو یہ دن آنے والا تھا اس سے تمہیں ڈراتے تھے وہ کہیں گے ہم اپنے خلاف آپ گواہی دیتے ہیں اور درحقیقت انہیں ورلی زندگی نے دھوکہ دے دیا۔ اور انہوں نے اپنے خلاف آپ گواہی دے دی کہ وہ کافر تھے ۔ یہ رسولوں کا بھیجنا اور کفار پر حجت قائم کرنا اس لئے تھا کہ تیرا خدا شہروں کو کہ جس حالت میں کہ لوگ غافل تھے ظالمانہ طور پر ہلاک نہیں کر سکتا تھا۔

ان آیات سے معلوم ہوتا ہے کہ بلا ہوشیار کر دینے کے کسی قوم کی ہلاکت کا فتویٰ لگا دینا ظلم ہے یا دوسرے لفظوں میں یہ کہ اگر کوئی قوم ہدایت کی محتاج ہو اور اللہ تعالیٰ اس کے لئے ہادی نہ بھیجے لیکن قیامت کے دن اسے سزا دے کہ تم نے کیوں احکام الٰہی پر عمل نہیں کیا تھا تو یہ ظلم ہوگا اور اللہ تعالیٰ ظالم نہیں غرض اللہ تعالیٰ کی یہ سنت ہے کہ وہ اس وقت تک کوئی عالمگیر عذاب دنیا پر نازل نہیں کرتا جب تک کہ اس سے پہلے لوگوں کو ہوشیار کرنے کے لئے وہ اپنا کوئی رسول مبعوث نہ کر دے۔

(تفسیر کبیر جلد ۵ حصہ سوم ص ۲۱۸، ص ۲۱۹)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی مری میں مصروفیات

(بقیہ صفحہ اول)

بھی بکثرت شریک ہونے اور اس کے لئے ابھی سے تیاری کرنے کی تحریک فرمائی حضور نے فرمایا جماعت نے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو بارش کی طرح برستے دیکھا ہے۔ بالخصوص سفر یورپ کو اللہ تعالیٰ نے اپنی بے انتہا رحمتوں اور برکتوں سے نوازا ہے جس کے نتیجہ میں ہماری ذمہ داریوں میں پہلے کی نسبت بہت اضافہ ہو گیا ہے۔ ہم سب کا فرض ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے حضور شکرانہ کے طور پر مزید قربانیاں دیں اور اس کی نعمتوں سے آئندہ بھی حصہ وافر حاصل کرنے والے بنیں۔ اللہ تعالیٰ کی رحمتوں اور برکتوں کے حصول کا ایک دروازہ جلسہ سالانہ بھی ہے۔ احمدیوں کا ہر سال کثرت سے جلسہ پر آنا اور اس کی برکات سے متفیض ہونا خدا کے مسیح اور رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے فرزند جلیل کا ایک معجزہ ہے۔ ہم سب محسوس کرتے ہیں اور ہمارا یہ تجربہ ہے کہ جلسہ پر اللہ تعالیٰ کی بے شمار برکتیں نازل ہوتی ہیں۔ میں اس خطبہ کے ذریعہ تمام احباب جماعت کو تحریک کرتا ہوں کہ وہ احسانِ الٰہی تعالیٰ کے شکرانہ کے طور پر مزید قربانی کرتے ہوئے پہلے سالوں کی نسبت زیادہ تعداد میں جلسہ سالانہ میں شریک ہوں اور اس کے لئے ابھی سے ہر قسم کی تیاری شروع کر دیں

حضور کا خطبہ نصف گھنٹہ تک جاری رہا جس کے بعد تین بجے بعد دوپہر حضور نے جمعہ کی نماز پڑھائی نیز اس کے ساتھ ہی عصر کی نماز بھی جمع کر کے پڑھائی۔ بعد ازاں حضور نصف گھنٹہ تک مسجد میں احباب کے درمیان تشریف فرما رہے۔ اس دوران ایک دوست نے حضور کے سفر یورپ کے متعلق ایک نظم بھی سنائی۔ نماز جمعہ میں شرکت کی سعادت حاصل کرنے کی غرض سے مری کے علاوہ راولپنڈی۔ واہ کینٹ مظفر آباد۔ اور بہت سے دیگر قریبی مقامات کے احباب کثیر تعداد میں آئے ہوئے تھے۔ حضور نے سب احباب کو مصافحہ کا شرف بخشا بہت سی مستورات بھی آئی ہوئی تھیں انہوں نے نماز جمعہ کے بعد حضور ایدہ اللہ کی حرم محترم سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ سے ملاقات کی۔ ——— حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز یکم اکتوبر بروز اتوار ربوہ واپس تشریف لے آئیں گے احباب حضور کی بخیریت واپسی کیلئے دعا کریں

چٹان پر سنسر کے خلاف تحریک التوا زیر بحث نہ آ سکی

حکومت فرقہ وارانہ اشتعال انگیزی سے چشم پوشی نہیں کر سکتی۔ وزیر داخلہ

لاہور ۱۸ ستمبر۔ صوبائی اسمبلی کے سپیکر چوہدری محمد انور نے آج آزاد رکن ملک محمد اختر کی ایک تحریک التوا کو باضابطہ قرار دیا۔ لیکن ایوان نے اس پر غور کی اجازت نہ دی۔ ملک اختر اس تحریک التوا کے ذریعے لاہور کے ہفت روزہ چٹان پر سنسرشپ کے حکم کو زیر بحث لانا چاہتے تھے۔ جب سپیکر نے اسمبلی ایوان کی رائے طلب کی تو اس کے حق میں محرک کے علاوہ حزب مخالف کے دو موجودہ ارکان خواجہ محمد صفدر، حمزہ صاحب اور حاجی عطا محمد کھڑے ہوئے۔

وزیر داخلہ قاضی فضل اللہ نے قبل ازیں تحریک التوا کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ جریدے کو صرف ایسا مواد سنسر کرانے کی ہدایت کی گئی جو احمدیہ فرقے سے متعلق ہو۔ انہوں نے کہا کہ اس رسالے نے ایک عرصے سے احمدیہ فرقے کے خلاف اشتعال انگیزی اور نفرت کی مہم شروع کر رکھی تھی جس کا جواب ربوہ کے "الفضل" اور لاہور کے ہفت روزہ "لاہور" نے دینا شروع کر دیا اور اس صحافتی جنگ سے فرقہ وارانہ امن کو خطرہ پیدا ہو گیا۔ وزیر داخلہ نے کہا کہ ۱۹۵۳ء میں اسی بنا پر سابق پنجاب میں فسادات ہوئے تھے اور وہ حکومت کی بے عملی اور کمزوری کا نتیجہ تھے اگر حکومت بروقت انسدادی تدابیر اختیار کر لیتی تو سابق پنجاب کا امن تہ و بالا نہ ہوتا۔ انہوں نے کہا کہ موجودہ حکومت نے ماضی سے حاصل کردہ سبق کے پیش نظر ان جرائد پر بعض پابندیاں عائد کی ہیں اور انہیں فرقہ وارانہ نوعیت کا اشتعال انگیز مواد شائع کرنے سے منع کیا ہے۔ سپیکر کی وضاحت پر وزیر داخلہ نے بتایا کہ چٹان کے خلاف ڈیفنس رولز کے قاعدہ نمبر ۵۲ کے تحت یہ قدم اٹھایا گیا ہے۔ (امروز ۱۹ ستمبر ۱۹۶۷ء)